OPEN ACCESS
Al-Duhaa
﴿Journal of Islamic Studies﴾
ISSN (print): 2710-0812
ISSN (online): 2710-3617
www.alduhaa.com

Al-duhaa, Vol.:2, Issue: 1,Jan -June 2021
DOI:10.51665/al-duhaa.002.01.0034, PP: 55-70

خطیب ہزارہ مولانا شفیق الرحمٰن قریشی (1933-2018)کے حالات زندگی کا تحقیقی جائزہ

Research Review of the Life of Khatib Hazara Maulana Shafiqul Rehman Qureshi (1933-2018)

Published: 10-07-2021
Accepted: 26-05-2021
Received: 25-04-2021

Hafiz Abdullah Haroon
M.Phil Scholar, Department of Islamic & Religious Studies,Hazara University, Mansehra
Email: hafizabdullahharoon9@gmail.com

Dr Muhammad Fayyaz
Assistant Professor, Department of Islamic & Religious Studies,Hazara University, Mansehra
Email: dr.fayyazirs@hu.edu.pk

Abstract

The role of the Hazara Division's religious figures in the Khyber Pakhtunkhwa province of Pakistan has always been prominent. There have been many religious personalities who have been given expertise in the field of religion, science, politics and society by Allah Almighty. And these scholars have devoted their entire lives to the dissemination of the Qur'an, Hadith, jurisprudence and religious services and thousands of people have benefited from their religious and scholarly services.

Teachers from Jamiya Anwar ul Islam Abbottabad, a popular city in Khyber Pakhtunkhwa (Hazara Division), have been instrumental in this. These include Khatib Hazara Maulana Shafiq-ur-Rehman Qureshi (may Allah have mercy on him) and founder Anwar-ul-Salam Kihal Abbottabad who have dedicated their lives to the promotion of religious and scholarly services .

Khatib Hazara Maulana Shafiq-ur-Rehman Qureshi (Rh) for teaching, writing, politics, mysticism, preaching and the real purpose of religious and scientific service. It is a matter of course that the religious and scholarly services of the Khatib Hazara Maulana Shafiqul Rehman Qureshi (Rh) on the land of Hazara are incomparable. Therefore, this subject has been chosen keeping in view the religious and scholarly services of him (Rh). So that the people can be introduced to his services, the details of which will be given in this article.

Key words:*Religious,Teaching,Scholar,Service,politics*

تمہید:

قرآن کریم اللہ تعالیٰ کی آخری کتاب اور حکمت کا بہترین خزانہ ہے۔آدمی جس حد تک اس پر عمل کرے گا اسی قدر اس کے لئے دینی و دنیوی کامیابی و کامرانی کے دروازے کھلیں گے۔قرآن کریم کا پڑھنا، پڑھانا، سمجھنا اور اس کی تعلیمات پر عمل پیرا ہونا اور وقتی ضروریات کو مدنظر رکھتے ہوئے سلف صالحین اور علمائے راسخین کی طرز پر حاصل کرنا باعث ثواب ہے۔

اللہ تعالیٰ کی مخلوقات میں سب سے زیادہ اشرف و افضل مخلوق انسان ہے۔اور پھر انسانوں میں وہ لوگ جو دین کی سمجھ بوجھ رکھتے ہیں۔یعنی علماء جو حقیقی طور پہ اللہ رب العزت سے ڈرتے ہیں۔

نبی کریم ﷺ کے بعد دعوت دین اور اشاعت اسلام کی ذمہ داری اس امت پر ڈالی گئی ہے۔اور امت محمدیہ ﷺ کے علمائے کرام نے اس ذمہ داری کی ادائیگی میں بھرپور کوششیں کیں۔جنوبی ایشیاء خصوصا پاکستان میں مذہب اور مذہبی لوگوں کا دینی، علمی، سماجی اور سیاسی لحاظ سے ایک نمایاں کردار رہا ہے۔پاکستان کے صوبہ خیبر پختونخواہ میں واقع ہزارہ ڈویژن کی مذہبی شخصیات کا کردار ہمیشہ نمایاں رہا ہے۔یہاں بہت ساری ایسی دینی شخصیات گزری ہیں جن کو اللہ رب العزت نے دینی، علمی، سیاسی اور سماجی میدان میں مہارت تامہ دی تھی۔اور ان علماء نے اپنی ساری زندگی، قرآن، حدیث، فقہ اور دینی خدمات کی نشر و اشاعت میں صرف کر دی اور ہزاروں لوگ ان کے دینی و علمی خدمات سے مستفید ہوئے ہیں۔

صوبہ خیبر پختونخواہ (ہزارہ ڈویژن) کے مشہور شہر ضلع ایبٹ آباد میں واقع جامعہ انوار الاسلام کیہال ایبٹ آباد کے اساتذہ کرام کا اس میں ایک نمایاں کردار رہا ہے۔ان اساتذہ کرام میں خطیب ہزارہ مولانا شفیق الرحمٰن قریشی رحمۃ اللہ علیہ مؤسس جامعہ انوار الاسلام کیہال ایبٹ آباد شامل ہیں جنہوں نے دینی و علمی خدمات کے فروغ کے لئے اپنی زندگی وقف کر دی تھی اور دینی و علمی خدمات کے حوالے سے ایسے کارنامے سر انجام دیئے، ایسی تحقیقات و تصنیفات اور دینی، علمی اور اصلاحی خدمات سر انجام دیں جن سے آج تک ہزاروں لوگ مستفید ہو رہے ہیں۔

خطیب ہزارہ مولانا شفیق الرحمٰن قریشی رحمۃ اللہ علیہ درس و تدریس، تصنیف و تالیف، سیاست، تصوف، تبلیغی و اصلاحی غرض اپنی کوشش کے مطابق ہر زاویہ نگاہ سے دینی و علمی خدمات پر کام کیا۔آپ رحمۃ اللہ علیہ کی کوششوں کا نتیجہ ہے کہ آج ملک پاکستان خصوصا ہزارہ کی سرزمین میں ان کے علم سے مستفید ہونے والوں کی کثیر تعداد موجود ہے جو مختلف مقامات پر مختلف دینی، سیاسی، سماجی اور علمی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔اور یہ بات بھی روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ خطیب ہزارہ مولانا شفیق الرحمٰن قریشی رحمۃ اللہ علیہ نے ہزارہ کی سرزمین پہ جس جامعہ کی بنیاد رکھی اس جامعہ کی دینی و علمی خدمات بھی ناقابل فراموش ہیں۔آپ رحمۃ اللہ علیہ کے قائم کردہ ادارہ جامعہ انوار الاسلام کیہال ایبٹ آباد کی شب و روز محنت و کوشش سے لوگوں نے بدعات اور رسومات سے چھٹکارا حاصل کیا اور دین اسلام کی تعلیمات کو صحیح معنوں میں سمجھنے لگے۔لہٰذا اسی بناء پر آپ رحمۃ اللہ علیہ کی دینی و علمی خدمات کو مدنظر رکھتے ہوئے اس موضوع کا انتخاب کیا گیا ہے تاکہ عوام الناس کو ان کی نمایاں خدمات سے متعارف کروایا جائے جس کی تفصیل مقالہ ہذا کے اندر پیش کی جائے گی۔

حالات زندگی:

مولانا شفیق الرحمٰن قریشی رحمۃ اللہ علیہ 1933ء کو مولانا قاضی فیض عالم رحمۃ اللہ علیہ (متوفی 1955ء) کے ہاں بیرن گلی[1] تحصیل ایبٹ آباد میں پیدا ہوئے۔[2] آپ رحمۃ اللہ کا تعلق قریش کے ایک معزز اور علمی خاندان سے ہے۔آپ رحمۃ اللہ

علیہ کے والد مرحوم مولانا قاضی فیض عالم قریشی رحمۃاللہ علیہ جید اور ممتاز عالم دین، مایہ ناز خطیب، ماہرِ طب اور علاقے کے قاضی و مفتی بھی تھے۔اور علاقے بھر کے فیصلے آپ رحمۃاللہ علیہ کے والد مرحوم کیا کرتے تھے۔انگریز دور میں مولانا قاضی فیض عالم رحمۃاللہ اپنے علاقے کی زمینوں کا حساب کتاب اپنے پاس رکھتے تھے اور پھر انگریز آپ رحمۃاللہ سے سال کے آخر میں تمام علاقے کی زمینوں کا حساب آکر لیتے تھے۔آپ رحمۃاللہ کے والد مرحوم کے دو بھائی مولانا شاہ زمان قریشی رحمۃاللہ علیہ اور مولانا محمد جان قریشی رحمۃاللہ علیہ بھی جید عالم دین تھے۔مولانا قاضی فیض عالم قریشی رحمۃاللہ نے ابتدائی تعلیم اپنے علاقے کے پرائمری سکول سے ہی حاصل کی۔دینی تعلیم اور مختلف فنون کے حصول کے لئے مختلف علاقوں کا سفر کیا، صرف پڑھنے کے لئے کامرہ گئے اور نحو پڑھنے کے لئے کوکل بر سین 3 (حویلیاں) مسجد گئے۔اور برصغیر پاک و ہند کے دیگر علماء کرام سے شرف تلمذ کے علاوہ مولانا محمد اسحاق مانسہروی رحمۃاللہ علیہ 4 کے خصوصی شاگرد بھی تھے۔اپنے استاد کے ہمراہ مولانا قاضی فیض عالم قریشی رحمۃاللہ علیہ نے تحریک خلافت میں بھی نمایاں خدمات سرانجام دیں۔انگریز کیخلاف جہاد میں بھی بر سرپیکار رہے۔مولانا شفیق الرحمٰن قریشی رحمۃاللہ علیہ کے والد مرحوم دینی خدمات کے فروغ کے لئے آخری دم تک اپنے علاقے بیرن گلی میں مصروف عمل رہے۔مولانا شفیق الرحمٰن قریشی رحمۃاللہ علیہ کے والد مرحوم کی وفات آپ رحمۃاللہ علیہ کے علم حاصل کرنے کے دوران ہوئی۔اور والدہ ماجدہ کی وفات 1965ء میں ایبٹ آباد میں ہوئی۔5 مولانا قاضی فیض عالم قریشی رحمۃاللہ علیہ نے دو شادیاں کی تھی۔آپ رحمۃاللہ علیہ کی اولاد میں دو شادی شدہ بیٹیاں اور تین بیٹے تھے۔جن میں سر فہرست بڑے بیٹے مولانا قاضی خلیل الرحمٰن قریشی رحمۃاللہ علیہ (فاضل دیوبند) سکندر پوری، مولانا قاضی حبیب الرحمٰن قریشی رحمۃاللہ علیہ (فاضل دیوبند) اور سب سے چھوٹے بیٹے مولانا شفیق الرحمٰن قریشی رحمۃاللہ علیہ (خطیب ہزارہ) شامل ہیں۔[6]

مولانا شفیق الرحمٰن قریشی رحمۃاللہ علیہ (خطیب ہزارہ)

مولانا شفیق الرحمٰن قریشی رحمۃاللہ علیہ (خطیب ہزارہ) 1933ء میں مولانا قاضی فیض عالم رحمۃاللہ علیہ کے ہاں بمقام بیرن گلی میں پیدا ہوئے۔آپ رحمۃاللہ علیہ نے ابتدائی تعلیم پرائمری سکول تک اپنے آبائی گاؤں بیرن گلی میں ہی کی حاصل کی اور پھر دینی تعلیم کے حصول کے لئے سربھنہ چلے گئے اور وہاں کے مولانا سید رسول رحمۃاللہ علیہ سے منطق کی تعلیم حاصل کی اور پھر مولانا قاضی عبد اللہ رحمۃاللہ علیہ سے چند ابتدائی کتب پڑھیں۔مزید تعلیم کے حصول کیلئے ہریپور کی معروف دینی درس گاہ مدرسہ رحمانیہ میں داخلہ لیا۔جہاں ان کے بڑے بھائی مولانا قاضی خلیل الرحمٰن قریشی رحمۃاللہ علیہ (فاضل دیوبند) بھی مدرس تھے۔جامعہ رحمانیہ کی بنیاد نامور بزرگ خواجہ عبد الرحمٰن رحمۃاللہ علیہ نے رکھی۔یہاں مولانا شفیق الرحمٰن قریشی رحمۃاللہ علیہ (خطیب ہزارہ) نے اپنے بڑے بھائی سے مشکوٰۃ شریف پڑھی اور مولانا حبیب الرحمٰن رحمۃاللہ علیہ سے ہدایہ آخیرین اور مختصر المعانی پڑھی۔ اس دور کے دیگر نامور طالبعلموں میں مولانا ڈاکٹر عبد الرزاق اسکندر (صدر وفاق المدارس العربیہ پاکستان)، مولانا قاری محمد اجمل خان رحمۃاللہ علیہ (خطیب اسلام) مولانا محمد ایوب ہاشمی رحمۃاللہ علیہ[7] شامل تھے۔جب مولانا قاضی خلیل الرحمٰن قریشی رحمۃاللہ علیہ (فاضل دیوبند) کا مدرسہ کی انتظامیہ سے اختلاف ہوا تو وہ ہریپور کے مدرسہ احمد المدارس چلے گئے۔ان کے شاگرد بھی ان کے ہمراہ تھے۔اس مدرسہ میں مولانا شفیق الرحمٰن قریشی رحمۃاللہ علیہ نے تین برس تک تعلیم حاصل کی۔اس وقت ملک پاکستان میں مولانا غلام اللہ خان رحمۃاللہ علیہ کا دورہ تفسیر مشہور تھا۔چنانچہ مولانا شفیق الرحمٰن قریشی رحمۃاللہ علیہ نے راولپنڈی میں 1951ء-52ء میں مولانا غلام اللہ خان رحمۃاللہ علیہ سے دو مرتبہ دورہ تفسیر

کیا۔انہوں نے اپنے استاد سے اس قدر استفادہ کیا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے زندگی بھر عقیدہ توحید کی اشاعت کی اور اپنے استاد کی طرز پر تقریر بھی کیا کرتے تھے۔دورہ حدیث کے لئے مولانا شفیق الرحمٰن قریشی رحمۃ اللہ علیہ نے 1952ء میں ملک پاکستان کی مشہور درسگاہ جامعہ اشرفیہ لاہور میں داخلہ لیا۔جامعہ اشرفیہ کے مہتمم و بانی مفتی محمد حسن رحمۃ اللہ علیہ ، مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے جید خلفاء میں سے تھے۔یہاں پر مولانا شفیق الرحمٰن قریشی رحمۃ اللہ علیہ نے مفتی محمد حسن رحمۃ اللہ علیہ ، مولانا محمد رسول خان ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ ، مولانا محمد ادریس کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ سے دورہ حدیث پڑھ کر 1953ء میں سند فراغت حاصل کی۔انعام میں نمایاں کامیابی پر انعام بھی ملا۔اور پھر معقولات کی مزید تعلیم کے حصول کے لئے مولانا ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ کے پاس گجرات گئے جہاں پر ایک سال تک تعلیم حاصل کی اور مدرسہ عالیہ حنفیّہ حسینیہ سے دوسری سند حاصل کی۔اس دور میں مولانا احمد علی لاہوری رحمۃ اللہ علیہ کا دورہ تفسیر بھی کافی مشہور تھا۔چنانچہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے 1954ء میں مولانا احمد علی لاہوری رحمۃ اللہ علیہ سے دورہ تفسیر کیا اور امتحان میں اول آئے۔انعام مولانا احمد علی لاہوری رحمۃ اللہ علیہ کے ہاتھوں وصول کیا۔ تعلیم سے فراغت کے بعد ایک سال تک دار العلوم تعلیم القرآن راجہ بازار راولپنڈی سے تدریس کا باقاعدہ آغاز کیا۔ پھر ایبٹ آباد میں واقع مدرسہ امداد العلوم میں بھی تین سال تک درس وتدریس کا سلسلہ جاری رکھا۔اس مدرسہ کے بانی مولانا عزیز الرحمان لودھی رحمۃ اللہ علیہ تھے جو مولانا محمد اسحاق لودھی رحمۃ اللہ علیہ کے چچازاد بھائی اور مولانا حبیب الرحمٰن لودھی رحمۃ اللہ علیہ کے سگے بھائی تھے۔

1958ء میں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ایبٹ آباد میں مستقل سکونت اختیار کی۔مولانا شفیق الرحمٰن قریشی رحمۃ اللہ علیہ نے بچوں کی اسلامی تعلیم کے لئے مدرسہ انوار الاسلام للبنین قائم کیا۔جس کی بنیاد 14 اپریل 1960ء کو مولانا احمد علی لاہوری رحمۃ اللہ علیہ نے رکھی۔ جبکہ دار الحدیث کی بنیاد مولانا قاری محمد طیب رحمۃ اللہ علیہ (مہتمم دار العوم دیوبند) نے رکھی۔اور 17 اکتوبر 1966ء کو مدرسہ انوار الاسلام للبنات کی بنیاد رکھی ،جس کو ضلع ایبٹ آباد میں بنات کے مدارس میں اولین حیثیت حاصل ہے۔مولانا شفیق الرحمٰن قریشی رحمۃ اللہ علیہ 1958ء کو رحمانیہ مسجد کیہال ایبٹ آباد کے خطیب مقرر ہوئے اور انیس برس اس مسجد میں خطابت اور امامت کے فرائض سرانجام دیئے۔[8] 1977ء میں وزیر اعظم ذوالفقار علی بھٹو کی حکومت کے خلاف قومی اتحاد کی تحریک شروع ہوئی۔اس وقت آپ رحمۃ اللہ علیہ قومی اتحاد کے ضلعی صدر بھی تھے جبکہ اقبال خان جدون وزیر اعلیٰ سرحد تھے۔چونکہ آپ رحمۃ اللہ علیہ اسی مسجد کے خطیب تھے لہٰذا نظریاتی اختلاف کی وجہ سے نباہ نہ ہو سکا اور جون 1977ء کو انہوں نے مکی مسجد کیہال[9] کی خطابت سنبھال لی۔1997ء کی تحریک نظام مصطفیٰ میں آپ رحمۃ اللہ علیہ گرفتار بھی ہوئے اور قید کاٹی۔

1977ء کو مدرسہ انوار الاسلام للبنین ایبٹ آباد کو مستقل کرنے کے ساتھ ساتھ توسیع کرکے ایک عظیم درسگاہ کی شکل دے دی۔آپ رحمۃ اللہ علیہ ان دنوں بھی جامع مکی مسجد کیہال میں فرائض خطابت اور مدرسہ میں بھی بطور مہتمم خدمات سرانجام دیتے رہے۔مولانا شفیق الرحمٰن قریشی رحمۃ اللہ علیہ نے مدرسہ جامعہ انوار الاسلام میں دار الافتاء کا قیام بھی عمل میں لایا۔جہاں عوام الناس آکر اپنے مسائل پیش کیا کرتی تھی اور آپ رحمۃ اللہ علیہ لوگوں کے مسائل کا شریعت کی روشنی میں مدلل دلائل کے ساتھ جواب دیا کرتے تھے۔

مولانا شفیق الرحمٰن قریشی رحمۃ اللہ علیہ (خطیب ہزارہ) سیاسی طور پر پہلے پہل مولانا عبد اللہ درخواستی رحمۃ اللہ علیہ کی

تنظیم جمعیت علمائے اسلام سے وابستہ تھے۔جب 1991ء میں دونوں جمعیتوں کا اتحاد ہوگیااور مولانا فضل الرحمٰن قائد بنے تو آپ رحمۃاللہ علیہ نے بھی حضرت درخواستی کی محبت و عقیدت میں مولانا فضل الرحمٰن کا ساتھ دیا اور تادم مرگ جمعیت علمائے اسلام (ف) کے وفادار رہے۔آپ رحمۃ اللہ علیہ جمعیت علمائے اسلام (ف) کی ضلعی صدارت بھی آخری عمر تک نبھاتے رہے۔اپریل 2016ء میں قاری محبوب الرحمٰن قریشی نئے امیر منتخب ہوئے اور آپ رحمۃاللہ علیہ کو سرپرست اعلیٰ مقرر کیا گیا۔

دعوتی میدان میں مولانا شفیق الرحمٰن قریشی رحمۃاللہ علیہ (خطیب ہزارہ) جمعیت اشاعت التوحید والسنۃ کے پلیٹ فارم سے توحید و سنت کی صدائیں بلند کرتے رہے۔اصلاح باطن کے لئے مولانا شفیق الرحمٰن قریشی رحمۃ اللہ علیہ (خطیب ہزارہ) نے مولانا احمد علی لاہوری رحمۃاللہ علیہ کے دامن سے وابستگی اختیار کی اور ان کی وفات کے طویل عرصہ بعد آپ رحمۃاللہ علیہ نے مولانا عبیداللہ انور رحمۃاللہ علیہ کے ساتھ اصلاحی تعلق قائم کیا۔اور مولانا عبیداللہ انور رحمۃاللہ علیہ کے ساتھ یہ تعلق ان کی وفات تک رہا۔اور آپ رحمۃاللہ علیہ کی وفات کے بعد آپ رحمۃاللہ علیہ نے اپنی اصلاح کا تعلق شیخ غلام النصیر (چلاسی بابا) سے قائم کیااور خلافت بھی آخری عمر میں وفات سے دو سال پہلے آپ رحمۃاللہ علیہ کو شیخ غلام النصیر المعروف (چلاسی بابا) سے ملی۔

1974ء کی تحریک ختم نبوت کے وقت ہزارہ ضلع تھا چنانچہ مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کی تشکیل کی گئی۔ضلعی خطیب مولانا عبداللطیف امیر مقرر ہوئے اور مولانا شفیق الرحمٰن قریشی رحمۃاللہ علیہ ناظم اعلیٰ مقرر ہوئے۔11 جون 1974ء کو جناح باغ ایبٹ آباد میں عالی شان ختم نبوت کانفرنس منعقد کی گئی۔جس میں یہ مطالبہ پیش کیا گیا کہ قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے۔1986ء میں ایبٹ آباد میں میں باقاعدہ طور پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا قیام عمل میں لایا گیااور مولانا حبیب الرحمٰن لودھی رحمۃاللہ علیہ کو ضلعی امیر مقرر کیا گیا۔ان کی وفات کے بعد 9 مارچ 1997ء کو کچہری مسجد ایبٹ آباد میں علماء کا اجلاس ہوا۔جس میں متفقہ طور پر مولانا شفیق الرحمٰن قریشی رحمۃاللہ علیہ کو ضلعی امیر مقرر کیا گیا۔اور آخری عمر تک آپ رحمۃاللہ علیہ ضلع ایبٹ آباد کے امیر رہے۔[10] آپ رحمۃاللہ علیہ نے 1993ء میں مدرسہ اسحاقیہ مدنیہ ایبٹ آباد کی بنیاد کمشنر ہزارہ ڈویژن عنایت اللہ خان سے اس مدرسہ کی سنگ بنیاد رکھوائی۔[11]

آپ رحمۃاللہ علیہ ایک بہترین مقرر، بلند پایہ عالم، ممتاز دینی، سماجی اور مذہبی شخصیت رہی۔1977ء کی تحریک نظام مصطفیٰ اور تحریک ختم نبوت میں بھی کئی مرتبہ گرفتار ہو کر جیل میں گئے اور پابند سلاسل رہے۔[12] اس سے پہلے مولانا شفیق الرحمٰن قریشی رحمۃاللہ علیہ (خطیب ہزارہ) ستمبر 1968ء کو شنکیاری سے گرفتار ہو کر پہلے مانسہرہ جیل پھر ایبٹ آباد جیل منتقل کر دئے گئے جہاں پر مسلسل آٹھ دن مولانا غوث ہزاروی رحمۃاللہ علیہ کی معیت آپ رحمۃاللہ علیہ کو حاصل رہی۔مولانا شفیق الرحمٰن قریشی رحمۃاللہ علیہ (خطیب ہزارہ) کی کاوشوں کا نتیجہ ہے کہ آج ملک پاکستان خصوصا ہزارہ کی سرزمین میں ان کے علم سے مستفید ہونے والوں کی کثیر تعداد موجود ہے جو ملک میں مختلف مقامات پر مختلف دینی، سیاسی، تعلیمی اور رفاہی خدمات سر انجام دے رہے ہیں۔اور یہ بات بھی روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ مولانا شفیق الرحمٰن قریشی رحمۃاللہ علیہ (خطیب ہزارہ) نے ہزارہ کی سرزمین میں جس جامعہ کی بنیاد رکھی اس جامعہ کی دینی و علمی خدمات بھی ناقابل فراموش ہیں۔جامعہ کی شب و روز محنت سے لوگوں نے بدعات، خرافات اور جاہلانہ رسومات سے چھٹکارا حاصل کیااور دین اسلام کی تعلیمات کو صحیح معنوں میں سمجھنے لگے۔مولانا شفیق الرحمٰن قریشی رحمۃاللہ علیہ (خطیب ہزارہ) نے ضلع ایبٹ آباد میں سب سے پہلے قرآن پاک کی تفسیر کی

بھر پور اشاعت میں نہایت اہم کردار ادا کیا اور ضلع ایبٹ آباد میں ملک پاکستان کے جید علمائے کرام کو ایبٹ آباد میں متعارف کروانے اور عوام الناس کو ان کے علوم سے مستفید ہونے کا موقع دیا۔اِن علمائے کرام میں مولانا احمد علی لاہوری رحمۃ اللہ علیہ، مولانا قاری محمد طیب رحمۃ اللہ علیہ، مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادی رحمۃ اللہ علیہ، مولانا قاضی مظہر حسین رحمۃ اللہ علیہ، مولانا سرفراز خان صفدر رحمۃ اللہ علیہ[13]، مولانا عبد اللہ درخواستی رحمۃ اللہ علیہ، مولانا غلام اللہ خان رحمۃ اللہ علیہ، مولانا محمد منظور احمد چنیوٹی رحمۃ اللہ علیہ، مولانا خیر محمد جالندھری، رحمۃ اللہ علیہ مفتی محمود رحمۃ اللہ علیہ، مفتی محمد تقی عثمانی، مفتی محمد رفیع عثمانی، مولانا خان محمد رحمۃ اللہ علیہ، مولانا غلام رسول خان رحمۃ اللہ علیہ، مولانا ڈاکٹر عبد الرزاق اسکندر، مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری رحمۃ اللہ علیہ، مولانا سمیع الحق رحمۃ اللہ علیہ، مولانا فضل الرحمٰن، مولانا اجمل خان لاہوری رحمۃ اللہ علیہ، مو لانا سید عنایت اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ، مولانا عطاء المومن بخاری رحمۃ اللہ علیہ، مولانا اللہ وسایا، مولانا سید چراغ الدین شاہ اور مولانا سید ضیاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ جیسے جید علمائے کرام سے ضلع ایبٹ آباد کی عوام کو استفادہ اور کبار علماء کی زیارت کا موقع بھی ملا۔

مولانا شفیق الرحمٰن قریشی رحمۃ اللہ علیہ (خطیب ہزارہ) نے درس وتدریس، تصنیف وتالیف، سیاست تصوف، تبلیغی و اصلاحی غرض اپنی کوشش کے مطابق ہر زاویے سے دینی خدمات پر کام کیا۔

جب 5 اگست 1991ء کو ایبٹ آباد کی مرکزی جامع مسجد کے خطیب مولانا عبد القیوم رحمۃ اللہ علیہ وفات پا گئے تو ان کی جگہ مولانا شفیق الرحمٰن قریشی رحمۃ اللہ علیہ ایبٹ آباد کے ڈسٹرکٹ خطیب مقرر ہوئے ان کا دور مرکزی جامع مسجد کی تاریخ کا سنہری دور تھا۔ مسجد کے ہال کی توسیع کی گئی۔ مسجد کی آرائش کی گئی اور خوبصورت مینار تعمیر کیا گیا جس کی وجہ سے اب مرکزی جامع مسجد دور سے نظر آتی ہے۔ مولانا شفیق الرحمٰن قریشی رحمۃ اللہ علیہ (خطیب ہزارہ) نے صرف مسجد کی آرائش پر ہی توجہ نہیں دی بلکہ ترجمہ قرآن، تفسیر قرآن اور درس قرآن کی کلاسیں بھی شروع کردیں۔ جن سے عام شہری بھی قرآن پاک سیکھتے اور سمجھتے رہے۔ تقریباً دس سال ضلع ایبٹ آباد کے ڈسٹرکٹ خطابت کے فرائض بھی بحسن خوبی سرانجام دیتے رہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو خطیب ہزارہ کا لقب بھی پبلک کی طرف سے اعزازی طور پر دیا گیا۔ 2008ء میں آپ رحمۃ اللہ علیہ اس عہدے سے ریٹائرڈ اور ان کی جگہ مفتی عبد الواجد ڈسٹرکٹ خطیب مقرر ہوئے۔ اور بیس سال کے عرصہ سے زائد آپ رحمۃ اللہ علیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ضلعی امیر بھی رہے۔ اور اس کے ساتھ ساتھ جمیعت علمائے اسلام (ف) کی ضلع سطح پر سرپرستی بھی تادم حیات کرتے رہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ پیپلز ورکس پروگرام کی سرپرستی بھی تادم حیات کرتے رہے۔ اس پروگرام کا مقصد لوگوں کی رفاہی خدمت کرنا تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے دور خطابت میں ایبٹ آباد میں مرکزی عیدگاہ کا قیام بھی آپ رحمۃ اللہ علیہ کی ہی کوششوں کا ہی نتیجہ تھا۔[14]

آپ رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد میں دو شادی شدہ صاحبزادیاں اور چار صاحبزادے ہیں، جن کے اسماء گرامی درج ذیل ہیں۔

1. مولانا انیس الرحمٰن قریشی (فاضل وفاق المدارس العربیہ ملتان)
2. حافظ عبید الرحمٰن قریشی (سینیئر کلرک کمشنر آفس ایبٹ آباد)
3. مولانا ذکاء الرحمٰن قریشی (فاضل جامعہ اشرفیہ لاہور)
4. مفتی حمید الرحمٰن قریشی (فاضل بنوری ٹاؤن کراچی)[15]

وفات:

مولانا شفیق الرحمٰن قریشی رحمۃ اللہ علیہ (خطیب ہزارہ) کو جب 1997ء میں فالج کا حملہ ہوا تو اس وقت سے لیکر وفات تک آپ کی خدمت آپ کے چھوٹے بیٹے مفتی حمید الرحمٰن قریشی (منتظم وخطیب مکی مسجد کیہال) نے ہی سرانجام دیں۔اور آخری ایام میں خطیب ہزارہ مولانا شفیق الرحمٰن قریشی رحمۃ اللہ علیہ اپنے شاگرد وداماد مولانا عبد الحمید قریشی[16] کے پاس ڈی۔ایچ۔کیو ہسپتال ایبٹ آباد میں زیر علاج رہے۔مولانا عبد الحمید قریشی نے خطیب ہزارہ مولانا شفیق الرحمٰن رحمۃ اللہ علیہ کے مدرسہ انوار الاسلام للبنین ایبٹ آباد میں تقریبا 22 سال تدریس کے ساتھ ساتھ ناظم اعلیٰ کے فرائض بھی سرانجام دئے ہیں۔[17] جب مولانا شفیق الرحمٰن قریشی رحمۃ اللہ علیہ کو اپریل 1997ء میں فالج کا حملہ ہوا تو اس کی وجہ سے مولانا شفیق الرحمٰن قریشی رحمۃ اللہ علیہ کی صحت دن بہ دن گرتی جارہی تھی۔اس وقت آپ رحمۃ اللہ علیہ کا علاج ایبٹ آباد کے معروف ہومیوپیتھک ڈاکٹر ہارون الرشید نے کیا جس کی وجہ سے آپ رحمۃ اللہ علیہ کافی صحت یاب ہوئے اور پھر سے اپنے معمول زندگی کا دوبارہ سے آغاز کیا۔اور یکم جنوری 2018ء کو آپ رحمۃ اللہ علیہ کو نمونیا ہوا جو کہ باالآخر جان لیوا ثابت ہوا۔آپ رحمۃ اللہ علیہ کی وفات ڈی۔ایچ کیو ہسپتال ایبٹ آباد کے آئی۔سی۔یو وارڈ میں 10 جنوری بروز بدھ دن کو 12:20 p.m کو ہوئی۔[18] اور آپ رحمۃ اللہ علیہ اس دنیا کو 10 جنوری 2018ء بروز بدھ کو داغ مفارقت دے گئے۔[19] آپ رحمۃ اللہ علیہ کی وفات کی خبر اخبارات، ٹیلی ویژن، ریڈیو اور سوشل میڈیا کے ذریعے نشر کی گئی۔آپ کی وفات کی خبر سن کر ملک بھر میں لوگوں میں کہرام مچ گیا اور 11 جنوری 2018ء بروز جمعرات کو مولانا شفیق الرحمٰن قریشی رحمۃ اللہ علیہ (خطیب ہزارہ) کا جنازہ گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج ایبٹ آباد کے وسیع وعریض گراؤنڈ میں ان کی نماز جنازہ ان کے بڑے صاحبزادے مولانا انیس الرحمٰن قریشی کی امامت میں ادا کی گئی۔جس میں ملک بھر کے علماء، طلباء، سیاسی، سماجی اور مذہبی شخصیات نے بھرپور شرکت کی۔آپ کو مدرسہ سے متصل کربلا قبرستان کیہال ایبٹ آباد میں سپرد خاک کیا گیا۔[20] یہ جنازہ ضلع ایبٹ آباد کی تاریخ کا سب سے بڑا جنازہ تھا۔ایبٹ آباد پوسٹ گریجویٹ کالج کے وسیع گراؤنڈ میں عوام الناس کی کثیر تعداد موجود تھی۔دور دراز علاقوں سے مرحوم کی نماز جنازہ میں شرکت کی سعادت حاصل کرنے کے لئے لوگوں کا جم غفیر موجود تھا۔جن میں مولانا امجد خان (مرکزی ڈپٹی سیکٹری جمعیت علمائے اسلام پاکستان)، مفتی کفایت اللہ (صوبائی امیر مقام جمعیت علمائے اسلام صوبہ خیبر پختونخواہ)، مفتی اسعد محمود (مہتمم قاسم العلوم ملتان)، مولانا عبد الغفار (مہتمم جامعہ فریدیہ اسلام آباد)، مولانا سید غلام نبی شاہ، مولانا قاضی ارشد الحسینی، مولانا سید ہدایت اللہ شاہ (ممبر سینٹ آف پاکستان)، مولانا قاضی خلیل احمد (سابق ڈسٹرکٹ خطیب مانسہرہ)، مفتی عبد الواجد (ڈسٹرکٹ خطیب ایبٹ آباد)، مولانا محمد زاہد صدیقی (ڈسٹرکٹ خطیب ہری پور)، مولانا ناصر محمود، سردار مہتاب احمد خان، مشتاق احمد غنی کے علاوہ ہزارہ بھر، اٹک، راولپنڈی، اسلام آباد اور آزاد کشمیر کے بے شمار علمائے کرام، عمائدین اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کے شاگردوں نے مولانا مرحوم کے جنازہ میں شرکت کرکے ان کی دینی، سیاسی، رفاہی اور سماجی خدمات کو خراج تحسین پیش کیا۔مولانا فضل الرحمٰن (امیر جمعیت علمائے اسلام پاکستان) نماز جنازہ میں تو شریک نہ ہوسکے مگر اسی دن عصر کے وقت ایبٹ آباد تشریف لائے اور مولانا شفیق الرحمٰن قریشی رحمۃ اللہ علیہ کے اہلخانہ سے تعزیت کرتے ہوئے نماز عصر کے بعد ان کی جامع مسجد کیہال ایبٹ آباد میں مختصر خطاب کرکے مولانا شفیق الرحمٰن قریشی رحمۃ اللہ علیہ (خطیب ہزارہ) کی علمی اور دینی خدمات پر انہیں زبردست خراج تحسین پیش کیا اور مرحوم کے بڑے صاحبزادے مولانا انیس الرحمٰن قریشی کی دستار بندی کرکے موصوف

کو ان کا جانشین مقرر کیا۔ مولانا شفیق الرحمٰن قریشی رحمۃ اللہ علیہ (خطیب ہزارہ) کی وفات سے قافلہ شیخ الہند جمعیت علمائے اسلام، علماء کرام، دینی مدارس، مذہبی طبقہ اور عوام ایک عظیم، مخلص، نڈر، بے باک اور حق گو، نیک سیرت، متقی، علمی اور عملی لحاظ سے باکردار رہنما سے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے محروم ہو گئی۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے (آمین)۔[21]

مولانا شفیق الرحمٰن قریشی رحمۃ اللہ علیہ کا وصیت نامہ

مولانا شفیق الرحمٰن قریشی رحمۃ اللہ علیہ نے 28 مارچ 2001ء کو ایک وصیت نامہ بھی لکھا تھا جس کی تفصیل ذیل میں لکھی گئی ہے:

1۔ میری قبر میں 3 دفعہ درود ابراہیمی اور 7 دفعہ سورۃ القدر پڑھ کر مٹھی بھر مٹی دم کر کے ساری قبر کے اندر ڈالی جائے۔

2۔ میری قبر کے ساتھ میری اہلیہ کی قبر ہو، جس نے میری خدمت میں کوئی کسر نہیں چھوڑی۔ میری اولاد اس کی زندگی میں قرآن کے مطابق بتائے ہوئے سلوک کے مطابق حق ادا کرے ورنہ قیامت کے دن جواب دہ ہوں گے۔

3۔ قبر کچی ہو، جیسا کہ دینپور، دیوبند، شیخ القرآن اور حضرت لاہوریؒ کی قبریں ہیں۔

4۔ مدرسہ دیوبند کے نہج پر اور اکابر دیوبند کے نظریات کے مطابق ہو۔

5۔ مدرسہ میں دنیا سے ہٹ کر محویت اختیار کی جائے۔

6۔ مدرسہ اور مسجد جلبِ منفعت کے لئے نہ ہو۔ بلکہ خدمت دین کے ہو۔

7۔ علاوہ ازیں یہ عقیدہ رہے کہ قیامت سامنے ہے۔ ہمیں ایک ایک پائی کا جواب دینا ہوگا۔ دینداری پر دنیا خود بخود قدموں میں آئے گی۔ دین اور دینداری بڑی دولت ہے۔ مسجد مدرسہ کی کوئی شے گھر میں استعمال نہ ہونے پائے۔[22]

بیعت وخلافت :

مولانا شفق الرحمٰن قریشی رحمۃ اللہ علیہ (خطیب ہزارہ) جب مولانا احمد علی لاہوری رحمۃ اللہ علیہ کے پاس دورہ تفسیر کرنے کے لئے لاہور تشریف لے گئے تو آپ رحمۃ اللہ علیہ مولانا احمد علی لاہوری رحمۃ اللہ علیہ کی درس وتدریس کے ساتھ ساتھ مولانا احمد علی لاہوری رحمۃ اللہ علیہ کے زہد و تقوی سے بھی کافی حد تک متاثر ہوئے اور اسی دوران آپ رحمۃ اللہ علیہ مولانا احمد علی لاہوری رحمۃ اللہ علیہ کی اصلاحی مجالس میں بھی بیٹھا کرتے تھے۔ اور باطن کی اصلاح کے لئے مولانا احمد علی لاہوری رحمۃ اللہ علیہ سے وابستگی اختیار کی۔ بالآخر آپ رحمۃ اللہ علیہ مولانا احمد علی لاہوری رحمۃ اللہ علیہ سے زمانہ طالب علمی سے ہی بیعت ہوئے۔ اور اس کے بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ بھی جامع مسجد مکی کیہال ایبٹ آباد میں کچھ عرصہ مولانا احمد علی لاہوری رحمۃ اللہ علیہ کی طرز پہ ذکر واذکار اور اصلاحی مجالس کرواتے تھے لیکن یہ سلسلہ زیادہ عرصہ تک نہ چل سکا۔ ان کی وفات کے بعد مولانا خواجہ خان محمد رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ بھی اصلاحی تعلق رہا۔ جب مولانا شفیق الرحمٰن قریشی رحمۃ اللہ علیہ کو اپریل 2000ء میں فالج کا حملہ ہوا تو مولانا خواجہ خان محمد رحمۃ اللہ علیہ ایبٹ آباد آپ رحمۃ اللہ علیہ کی عیادت کے لئے تشریف لائے تو مولانا شفیق الرحمٰن قریشی رحمۃ اللہ علیہ اس موقع پر ایبٹ آباد کے علمائے کرام کی معیت میں مولانا خواجہ خان محمد رحمۃ اللہ علیہ

سے بیعت ہوئے اور اپنا اصلاحی تعلق قائم کیا۔

مولانا شفیق الرحمٰن قریشی رحمۃ اللہ علیہ (خطیب ہزارہ) کو ابتداء میں مولانا احمد علی لاہوری رحمۃ اللہ علیہ کے پوتے میاں محمد اجمل قادری نے سلسلہ قادریہ میں اعزازاً خلافت دی۔ جب میاں محمد اجمل قادری ایک مرتبہ ایبٹ آباد تشریف لائے تو آپ مولانا شفیق الرحمٰن قریشی رحمۃ اللہ علیہ (خطیب ہزارہ) سے خصوصی ملاقات کے لئے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے مدرسہ جامعہ انوارالاسلام تشریف لائے اور ملاقات کے بعد میاں محمد اجمل قادری نے مدرسہ سے متصل مکی مسجد کیہال میں مجلس ذکر بھی کروائی اور پھر میاں محمد اجمل قادری نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو اعزازی طور پہ سلسلہ قادریہ میں خلافت دیں اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کی چادر پوشی بھی کیں۔[23] مولانا شفیق الرحمٰن قریشی (رحمۃ اللہ علیہ خطیب ہزارہ) نے مولانا احمد علی لاہوری رحمۃ اللہ علیہ کی وفات کے بعد ان کے صاحبزادے مولانا عبید اللہ انور رحمۃ اللہ علیہ سے اپنی اصلاح کا تعلق قائم کیا۔ اور جب بھی مولانا عبید اللہ انور رحمۃ اللہ علیہ ایبٹ آباد تشریف لاتے تو مکی مسجد کیہال ایبٹ آباد میں مجلس ذکر لازمی کرواتے تھے۔ مولانا شفیق الرحمٰن قریشی رحمۃ اللہ علیہ (خطیب ہزارہ) آپ رحمۃ اللہ علیہ کی بہت عزت اور آپ رحمۃ اللہ علیہ سے کافی محبت بھی کیا کرتے تھے۔ اور بعد از نماز مغرب بروز جمعرات مولانا شفیق الرحمٰن قریشی رحمۃ اللہ علیہ (خطیب ہزارہ) جامع مسجد مکی کیہال ایبٹ آباد میں ذکر مجلس کا بھی اہتمام کیا کرتے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ بناوٹی تصوف سے اجتناب کیا کرتے تھے۔[24] اس کے بعد مولانا شفیق الرحمٰن قریشی رحمۃ اللہ علیہ (خطیب ہزارہ) نے 2012ء میں اپنا اصلاحی تعلق شیخ غلام النصیر المعروف چلاسی بابا سے قائم کیا۔ شیخ غلام النصیر (چلاسی بابا) کے پاس علم لدنی ہے۔ پوری دنیا کے بڑی دینی و علمی شخصیات آپ کے پاس مختلف دینی امور میں رہنمائی اور اصلاح کی غرض سے تشریف لاتی ہیں۔ آپ کا تعلق کوہسان کے علاقے چلاس[25] سے ہے۔ آپ عرصہ 65 سال سے ایبٹ آباد میں ہی مقیم ہیں۔ اور آپ کو چلاسی بابا کا لقب بچپن سے ہی آپ کی علمیت اور زہد و تقوی کی بنیاد پر آپ کو یہ لقب اکابر علماء اور عوام الناس کی طرف سے دیا گیا۔ آپ مختلف کتابوں کے مصنف بھی ہیں۔ شیخ غلام النصیر (چلاسی بابا) آپ رحمۃ اللہ علیہ کی مختلف امور دینیہ میں بھی رہنمائی کیا کرتے تھے۔ خصوصاً مسئلہ توحید میں شیخ غلام النصیر (چلاسی بابا) نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی بہت رہنمائی فرمائی۔ اور چلاسی بابا نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے زہد و تقوی سے متاثر ہو کر وفات سے دو سال پہلے 2016ء میں چلاسی بابا نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو سلسلہ مسنونہ[26] میں خلافت بھی دیں۔[27]

خصوصی مشاغل:

مولانا شفیق الرحمٰن قریشی رحمۃ اللہ علیہ کے خصوصی مشاغل میں پنج گانہ نماز، تہجد و نوافل، تلاوت قرآن پاک، ذکر و اذکار، دعوت و تبلیغ، مایہ ناز خطابت، درس و تدریس اور کتب بینی خاص طور پر شامل ہیں۔ ہر وقت اسی مشغلے میں مصروف عمل رہتے تھے۔[28] آپ رحمۃ اللہ علیہ کی مہمان نوازی اور سخاوت بھی کافی حد تک مشہور تھی اور اکثر سفر میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کی کوشش یہ ہوتی تھی کہ اپنے ہم سفر ساتھیوں پر خرچہ اپنے جیب سے کیا جائے۔[29]

تعلیمی و تدریسی خدمات

مولانا شفیق الرحمٰن قریشی رحمۃ اللہ علیہ (خطیب ہزارہ) نے تعلیمی و تدریسی خدمات کے حوالے سے ملک پاکستان میں مختلف دینی مدارس میں تعلیمی و تدریسی خدمات کے فرائض بحسن خوبی سرانجام دئے ہیں۔ خصوصاً ہزارہ ڈویژن میں تقریباً عرصہ 60 سال تک تعلیمی و تدریسی خدمات سرانجام دئے ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے سب سے پہلے ضلع ایبٹ آباد میں قرآن

کریم کی دورہ تفسیر کی باقاعدہ کلاسز کا اجراء کیا۔آپ رحمۃ اللہ علیہ کا دورہ تفسیر ہزارہ ڈویژن میں کافی حد تک مشہور تھا۔اس لئے عوام الناس کی کثیر تعداد آپ رحمۃ اللہ علیہ سے بعد از نماز مغرب دورہ تفسیر کرنے آتی تھی۔آپ رحمۃ اللہ علیہ نے زندگی بھر رمضان اور شعبان میں دو ماہ انتہائی محنت اور مشقت کے ساتھ مولانا غلام اللہ خان رحمۃ اللہ علیہ اور مولانا احمد علی لاہوری رحمۃ اللہ علیہ کے دروس کا مطالعہ کرکے دورہ تفسیر کروایا کرتے تھے۔یہ دورہ تفسیر فجر کی نماز کے بعد سے شروع ہوکر مسلسل چھ گھنٹے جاری رہتا تھا۔آپ رحمۃ اللہ علیہ دورہ تفسیر میں وقفہ کے دوران بھی مسلسل مطالعہ کیا کرتے تھے۔آپ رحمۃ اللہ علیہ کے دورہ تفسیر میں عوام اور علماء کی کثیر تعداد شرکت کیا کرتی تھی۔آپ رحمۃ اللہ علیہ نے 1955ء سے 1999ء تک دورہ تفسیر القرآن تواتر کے ساتھ پڑھاتے رہے مصروفیات کی زیادتی پر یہ تسلسل قائم نہ رہ سکا اور اس کے بعد کچھ حصہ تفسیر القرآن کا اعزازی پڑھاتے رہے۔

تعلیمی اداروں کا قیام

مولانا شفیق الرحمٰن قریشی رحمۃ اللہ علیہ (خطیب ہزارہ) نے تعلیمی وتدریسی خدمات کے ساتھ ساتھ ہزارہ ڈویژن میں تعلیمی اداروں کے قیام میں بھی ایک نمایاں کردار ادا کیا۔اور بالخصوص ضلع ایبٹ آباد میں ایسے دینی اداروں کا قیام عمل میں لایا جن سے ہزاروں طلباء اور طالبات نے ملک پاکستان اور بیرون ملک سے آکر اپنی علمی پیاس کو بجھایا۔جن میں جامعہ انوار الاسلام للبنین والبنات اور مدرسہ مدنیہ اسحاقیہ ایبٹ آباد نمایاں طور پہ شامل ہیں۔

دینی خدمات

مولانا شفیق الرحمٰن قریشی رحمۃ اللہ علیہ (خطیب ہزارہ) نے دینی ومذہبی خدمات کے اعتبار سے ہزارہ ڈویژن میں نہایت اہم کردار ادا کیا اور زندگی بھر دینی تحریکوں میں ہمیشہ بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور دینی تحریکوں کی سرپرستی بھی کی جن میں تحریک نظام مصطفٰی 1977ء اور تحریک ختم نبوت 1974ء بھی شامل ہے۔آپؒ نے ضلع ایبٹ آباد میں جمیعت اشاعت التوحید والسنۃ کے قیام میں بھی قائدانہ کردار ادا کیا۔

اصلاحی خدمات

مولانا شفیق الرحمٰن قریشی رحمۃ اللہ علیہ (خطیب ہزارہ) نے عوام الناس کے عقیدے کی اصلاح کے لئے بہت کوششیں کیں اور درس قرآن اور اصلاحی بیانات اور دعوت وتبلیغ کے ذریعے بھی لوگوں کے عقائد اور اعمال کی درستگی پر بہت زور دیا اور عام زندگی زندگی میں لوگوں کے پیش آمدہ مسائل کے حل کے لئے دارالافتاء کا قیام بھی کیا،جس سے کافی حد تک لوگوں نے استفادہ بھی کیا۔

تصنیفی خدمات:

مولانا شفیق الرحمٰن قریشی رحمۃ اللہ علیہ (خطیب ہزارہ) کو اللہ رب العزت نے زبان وبیاں کی قدرت کے ساتھ ساتھ قلم کی قوت بھی عطا فرمائی تھی۔جب آپ رحمۃ اللہ علیہ ضلع ایبٹ آباد کے ڈسٹرکٹ خطیب مقرر ہوئے تو اسلام آباد میں محکمہ اوقاف کی طرف سے قومی سیرت کانفرنس کا انعقاد کیا گیا۔جس میں ملک بھر کے تمام ڈسٹرکٹ خطباء کو مدعو کیا گیا اور سب حضرات کو ایک مقالہ پیش کرنے کا کہا گیا۔چنانچہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے بھی ایک مقالہ تحریر کیا جس کا موضوع اسلام میں مساجد کی حیثیت اور معاشرتی اصلاح میں ان کا کردار تھا۔آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنا لکھا ہوا مقالہ اس پروگرام میں پیش کیا کیونکہ یہ

مقالہ غیر مطبوعہ ہے اس لئے اس کی تفصیل غیر مطبوعہ میں ذکر کرنا مناسب ہے۔اس کے علاوہ پانچ کتابیں زیور طباعت سے آراستہ ہو چکی ہیں جن میں مقدمۃ القرآن مع مفصل مسئلہ الہ (افادات : شیخ القرآن مولانا غلام اللہ خانؒ)، مروجہ حیلہ اسقاط کی شرعی حیثیت و دیگر متعلقہ مسائل، البیان لفہم القرآن مع مختصر تفسیر سورۃ الفاتحہ :۔(قرآن فہمی کے بنیادی اصول)، بدعات کی ظلمت میں سنت کی روشنی اور جاہلانہ نذرو نیاز اور شریعت نمایاں طور پر شامل ہے۔آپؒ نے 1200 فتاویٰ جات بھی تحریر کئے جو کہ اب بھی آپؒ کے قائم کردہ دار الافتاء (جامعہ انوار الاسلام للبنین ایبٹ آباد) میں غیر مطبوعہ شکل میں موجود ہے۔[30]

سیاسی خدمات

مولانا شفیق الرحمٰن قریشی رحمۃ اللہ علیہ (خطیب ہزارہ) نے درس وتدریس، تصنیف وتالیف اور تبلیغ کے ساتھ ساتھ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے میدان سیاست میں قدم رکھا اور جمیعت علمائے اسلام کے پلیٹ فارم سے بھرپور تحریکی زندگی گزاری اور تمام دینی اور سیاسی تحریکوں میں بھی قائدانہ کردار ادا کیا۔[31]

نتائج البحث:

1. خطیب ہزارہ مولانا شفیق الرحمٰن قریشی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک عظیم علمی گھرانے میں آنکھ کھولی اور ابتدائی دینی تعلیم اپنے والد ماجد سے حاصل کرنے کے بعد اعلیٰ دینی تعلیم کے حصول کے لئے ملک پاکستان کے نامور مدارس دینیہ کا رخ کیا اور ملک پاکستان کے نامور علماء کرام سے شرف تلمذ حاصل کیا۔
2. مولانا شفیق الرحمٰن قریشی رحمۃ اللہ علیہ نے اصلاح باطن کے لئے مولانا احمد علی لاہوری رحمۃ اللہ علیہ اور شیخ غلام النصیر (چلاسی بابا) سے اپنا تعلق جوڑا۔
3. مولانا شفیق الرحمٰن قریشی رحمۃ اللہ علیہ نے ہزارہ ڈویژن میں تعلیمی اداروں کے قیام میں اہم کردار ادا کیا جسمیں جامعہ انوار الاسلام للبنین والبنات ایبٹ آباد اس میں نمایاں طور پہ واضح ہے اور اسی بناء پر نہ صرف پاکستان بلکہ بیرون ملک ان کی دینی خدمات کے پیش نظر انہیں عزت و قدر کی نگاہ سے دیکھا گیا جس کا مظہر آپ رحمۃ اللہ علیہ کا جنازہ تھا۔
4. مولانا شفیق الرحمٰن قریشی رحمۃ اللہ علیہ نے عوام الناس کے عقیدے کی اصلاح کے لئے درس قرآن، اصلاحی بیانات اور دعوت و تبلیغ کے ذریعے لوگوں کے اعمال اور عقائد کی درستگی جیسی خدمات ناقابل فراموش ہیں انہوں نے لوگوں کے روزمرہ مسائل کے حل کے لیے دار الافتاء کا قیام عمل میں لایا اور اس سلسلے میں بارہ سو فتاوی (غیر مطبوعہ) تحریر کئے۔
5. مولانا شفیق الرحمٰن قریشی رحمۃ اللہ علیہ نے تعلیمی وتدریسی خدمات کے ساتھ ساتھ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے سیاست کے میدان میں قدم رکھا اور جمیعت علمائے اسلام کے پلیٹ فارم سے نہ صرف بھرپور سیاسی زندگی گزاری بلکہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے تمام دینی اور سیاسی تحریکوں میں قائدانہ کردار ادا کیا۔
6. مولانا شفیق الرحمٰن قریشی رحمۃ اللہ علیہ زبان کی دعوت کے ساتھ ساتھ قلم کے حوالے سے خدمات پر بھی مکمل عبور رکھتے تھے۔مثلا جاہلانہ نذرو نیاز اور شریعت،بدعات کی ظلمت میں سنت کی روشنی،البیان لفہم القرآن مع مختصر تفسیر سورۃ الفاتحہ (قرآن فہمی کے بنیادی اصول)،مروجہ حیلہ اسقاط کی شرعی حیثیت و دیگر متعلقہ مسائل اور مقدمۃ

القرآن مع مفصل مسئلہ الہ (از افادات: شیخ القرآن مولانا غلام خان رحمۃ اللہ علیہ) جیسی اہم کتب اس میں نمایاں طور پر شامل ہیں۔

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.

حواشی وحوالہ جات

[1] ۔ بیرن گلی: ایبٹ آباد مین بازار سے 10 میل کے فاصلے پر واقع ایک خوبصورت اور گلیات کا ایک چھوٹا سا قصبہ ہے۔

[2] ۔ مولانا قاضی محمد اسرئیل گڑنگی، خطیب ہزارہ مولانا شفیق الرحمٰن قریشی رحمۃ اللہ علیہ سے ایک یادگار انٹرویو، روزنامہ پائن نیوز ایبٹ آباد، 4 جنوری بروز جمعرات 2017ء

Mowlānā Qāḍī Muḥammad Isrā,īl G-rang-ī, Khatīb Hazāra Mowlānā Shafīq Al-Raḥmān Quraiyshī say ayk yādg-ār Interview, Daily Paen News, Abbottabad,04 Jan, Thursday, 2017ac

[3] ۔ کوکل برسین: یہ علاقہ ایبٹ آباد کی تحصیل حویلیاں میں واقع ایک چھوٹا سا قصبہ ہے۔ یہ بھی سرسبز وشاداب علاقہ رہا ہے۔ (ماخوذ از انٹرویو: مولانا سعید الرحمٰن، شیخ الحدیث جامعہ انوارالاسلام کیہال ایبٹ آباد (شاگرد خاص مولانا شفیق الرحمٰن قریشی رحمۃ اللہ علیہ)، انٹرویو کنندہ: حافظ عبداللہ ہارون، جامعہ انوارالاسلام کیہال ایبٹ آباد، 10:27a.m، 11 دسمبر بروز منگل 2018ء) ۔

Interview Mowlānā Sa'īd Al-Raḥmān, Shykh Al-Ḥadīth Jām'at Anwār Al-Islām, Kayhāl Abbottabad,(Student of Mowlānā Shafīq Al-Raḥmān Quraiyshī), Interviewer: Ḥāfiẓ 'bd Allāh Hārūn, Jām'a Anwār Al-Islām, Kyhāl Abbottabad, on 11 Dec,2018ac, Tuesday at: 11:10am

[4] ۔ مولانا محمد اسحاق مانسہروی کا اصلا تعلق حویلیاں سے تھا۔ آپ جامع مسجد مانسہرہ کے خطیب تھے۔ اس کے علاوہ جامع مسجد مٹیاں بھی آپ کی تحویل میں تھی۔ آپ نے اپنے ایام جوانی میں ہر اصلاحی تحریک میں بھرپور حصہ لیا۔ ہزارہ ڈویژن میں تحریک خلافت میں آپ نے قائدانہ کردار ادا کیا۔ آپ نے 7 دسمبر 1967ء کو وفات پائی۔ (ماخوذ از: محمد خواص اعوان، تذکرہ علمائے ہزارہ، ہزارہ: تحقیقاتی ادب و ثقافت بفہ، جنوری 1989ء، ص:201)

Muḥammad Khawāṣ A'wān, Tazkirat 'ulamā'y Hazāra, (Hazāra Taḥqīqātī Adab wa Thaqāfat Baffa, Jan,1989, P:201

[5] ۔ انٹرویو: مولانا سعید الرحمٰن ، شیخ الحدیث جامعہ انوارالاسلام کیہال ایبٹ آباد (شاگرد خاص مولانا شفیق الرحمٰن قریشی رحمۃ اللہ علیہ)، جامعہ انوارالاسلام کیہال ایبٹ آباد، 10:27 a.m، 11 دسمبر بروز منگل 2018ء

Interview Mowlānā Sa'īd Al-Raḥmān, Shykh Al-Ḥadīth Jām'at Anwār Al-Islām, Kayhāl Abbottabad,(Student of Mowlānā Shafīq Al-Raḥmān Quraiyshī), Interviewer: Ḥāfiẓ 'bd Allāh Hārūn, Jām'a Anwār Al-Islām, Kyhāl Abbottabad, on 11 Dec,2018ac, Tuesday at: 11:10am

[6] ۔ انٹرویو: مولانا فیض رسول، خطیب سیٹھی مسجد سپلائی روڈ ایبٹ آباد (شاگرد خاص مولانا شفیق الرحمٰن قریشی رحمۃ اللہ علیہ) ، انٹرویو کنندہ: حافظ عبداللہ ہارون، کمرہ خطیب سیٹھی مسجد ایبٹ آباد، 12:20 pm، 10 دسمبر بروز پیر 2018ء

Interview Mowlānā Fyḍ Rsūl, Khtīb Saīthī Masjid, Saplāī Road, Abbottabād,(Student of Mowlānā Shafīq Al-Raḥmān Quraiyshī), Interviewer: Ḥāfiẓ 'bd Allāh Hārūn, Jām'a Anwār Al-Islām, Kyhāl Abbottabad, on 10 Dec,2018ac, Tuesday at: 12:20pm

[7]۔ مولانا محمد ایوب الہاشمی یکم فروری 1922ء میں مولانا عبدالغنی کے گھر دھمتوڑ (ایبٹ آباد) میں پیدا ہوئے۔آپ رحمۃ اللہ علیہ کا سلسلہ نسب 33 واسطوں سے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے جاملتا ہے۔آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ابتدائی دینی و عصری تعلیم اپنے علاقے میں حاصل کی۔ 1944ء میں دارالعلوم دیوبند سے دورہ حدیث پڑھ کر سند فراغ حاصل کی۔ 1947ء میں ضلع ایبٹ آباد میں معلم عربی کی پوسٹ پر سرکاری سکول میں ملازمت اختیار کی۔آپ رحمۃ اللہ علیہ نے 1974ء اور 1984ء کی تحاریک ختم نبوت میں زبردست کردار ادا کیا۔آپ رحمۃ اللہ نے مختلف موضوعات پر کتب بھی لکھیں۔آپ رحمۃ اللہ علیہ 23 مارچ 1997ء کو اس دنیا فانی سے کوچ کر گئے۔ (ماخوذ از: پروفیسر حافظ بشیر حسین حامد، تذکرہ علمائے ایبٹ آباد، ص553تا563)

Professor Hāfiẓ Bashīr Ḥusain Ḥāmid, Tazkira 'ulamā' Abbottabād, P:553-563

[8]۔ڈاکٹر حافظ قاری فیوض الرحمٰن، پروفیسر مولانا قاضی محمد احمد ایبٹ آبادی رحمۃ اللہ علیہ ، کراچی: ناشر مسجد الفرقان ملیر کینٹ بازار، 2016ء، ص213تا214

Dr Ḥfiẓ Qārī Fuyūḍ al-Raḥmān, Professor Mowlānā Qāḍī Muḥammad Aḥmad Abbottabādī, (Nāshir Masjid Al-Furqān, Malīr Cantt, Bazār, Karāchī, Karāchī,2016ac) ,PP:213-214

[9]۔ کیہال: یہ علاقہ ایبٹ آباد مین بازار سے 2 کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے ۔اس علاقے کی مکی مسجد کیہال اور رحمانیہ مسجد کافی مشہور ہے ۔یہ علاقہ دو حصوں میں تقسیم ہے۔(1) اپر کیہال (2) لوئر کیہال۔ان دونوں گاؤں میں کافی آبادی رہائش پذیر ہے۔ (میں بذات خود اس علاقہ میں گیا ہوں)

[10]۔اعجاز احمد، مولانا شفیق الرحمٰن ۔۔۔۔۔۔ عہد ساز شخصیت، روزنامہ سرحد نیوز ایبٹ آباد، 13 جنوری بروز ہفتہ 2018ء

I'jāz Aḥmad, Mowlānā Shafīq Al-Raḥmān, 'hd Sāz Shakhṣiyyat, Daily Sarḥad News Abbottabad, 13 Jan-2018ac, Saturday

[11]۔انٹرویو: مولانا انیس الرحمٰن قریشی، (صاحبزادہ مولانا شفیق الرحمٰن قریشی رحمۃ اللہ علیہ) ،انٹرویو کنندہ: حافظ عبداللہ ہارون، دفتر ناظم اعلیٰ مدرسہ اسحاقیہ مدنیہ ایبٹ آباد، 3:45 p.m ، 17 دسمبر بروز پیر 2018ء

Interview Mowlānā Anīs Al-Raḥmān Quraiyshī, (Son of Mowlānā Shafīq Al-Raḥmān Quraiyshī), Interviewer: Ḥāfiẓ 'bd Allāh Hārūn, at the office of Vice-Principle,Madrassah Isḥaqiyyah, Madaniyyah, Abbottabad, on 17 Dec,2018ac, Monday at: 03:45pm

[12]۔ محمد خواص اعوان، تذکرہ علمائے ہزارہ، بفہ: تحقیقاتی اکیڈمی ادب و ثقافت، 1989ء ، ص: 188

Muḥammad Khawāṣ A'wān, Tazkirat 'ulamā'y Hazāra, (Hazāra Taḥqīqātī Adab wa Thaqāfat Baffa, Jan,1989, P:188

[13]۔ مولانا سرفراز خان صفدر 1914ء میں ڈھکی چیڑاں ضلع و تحصیل مانسہرہ میں پیدا ہوئے۔آپ رحمۃ اللہ علیہ کے والد مرحوم کا نام نور احمد تھا۔آپ رحمۃ اللہ علیہ کا تعلق سواتی قوم سے تھا۔ مولانا سرفراز خان صفدر نے 1361ھ میں دارالعلوم دیوبند سے دورہ حدیث پڑھ کر سند فراغ حاصل کی۔آپ رحمۃ اللہ علیہ کا 1374ھ میں مدرسہ نصرۃ العلوم گجرانوالہ میں بطور شیخ الحدیث تقرر ہوا۔آپ رحمۃ اللہ علیہ نے 1953ء کی تحریک تحفظ ختم نبوت میں بھرپور حصہ لیا اور تقریباً نو ماہ جیل بھی کاٹی۔آپ رحمۃ اللہ علیہ ایک اچھے مقرر ہونے کے ساتھ ساتھ ایک بہترین مصنف بھی تھے۔ (ماخوذ از: محمد خواص اعوان، تذکرہ علمائے ہزارہ، ص37تا38)

Muḥammad Khawāṣ A'wān, Tazkirat 'ulamā'y Hazāra, (Hazāra Taḥqīqātī Adab wa Thaqāfat Baffa, Jan,1989, PP:37-38

[14]۔اعجاز احمد، مولانا شفیق الرحمٰن ۔۔۔۔۔۔ عہد ساز شخصیت، روزنامہ پائن نیوز ایبٹ آباد، 13 جنوری بروز ہفتہ 2018ء

I'jāz Aḥmad, Mowlānā Shafīq Al-Raḥmān, 'hd Sāz Shakhṣiyyat, Daily Sarḥad News

Abbottabad, 13 Jan-2018ac, Saturday

[15]۔ مولانا قاضی محمد اسرئیل گڑنگی، (خطیب ہزارہ مولانا شفیق الرحمٰن قریشی رحمۃ اللہ علیہ سے ایک یادگار انٹرویو)، روز نامہ پائن نیوزایبٹ آباد، 11 جنوری بروز جمعرات 2017ء

Mowlānā Qāḍī Muḥammad Isrā,īl G-rang-ī, Khatīb Hazāra Mowlānā Shafīq Al-Raḥmān Quraiyshī say ayk yādg-ār Interview, Daily Paen News, Abbottabad,04 Jan, Thursday, 2017ac

[16]۔ مولانا عبد الحمید قریشی 11 جولائی 1951ء کو سر بھنہ کے قریب گاؤں جھافر (ضلع ایبٹ آباد) میں مولانا فقیر محمد کے گھر پیدا ہوئے۔ آپ کا تعلق ایک علمی خاندان سے ہے۔ آپ نے 1976ء میں دار العلوم تعلیم القرآن راجہ بازار راولپنڈی سے دورہ حدیث پڑھ کر سند فراغ حاصل کی۔ آپ نے فراغت کے بعد 22 سال تک جامعہ انوار الاسلام کیہال ایبٹ آباد میں درس وتدریس اور نظامت کے فرائض سرانجام دئے۔ 1977ء کی تحریک نظام مصطفیٰ میں آپ نے بھرپور کردار ادا کیا۔ آپ ڈی۔ ایچ۔ کیو ہسپتال ایبٹ آباد میں خطابت کے فرائض بحسن خوبی سرانجام دے رہے ہیں۔ (ماخوذ از: پروفیسر حافظ بشیر حسین حامد، تذکرہ علمائے ایبٹ آباد، ص110 تا 111)

Professor Hāfiẓ Bashīr Ḥusain Ḥāmid, Tazkira 'ulamā' Abbottabād, P:553-110-111

[17]۔ انٹرویو: مولانا فیض رسول، خطیب سیٹھی مسجد سپلائی روڈ ایبٹ آباد (شاگرد خاص مولانا شفیق الرحمٰن قریشی رحمۃ اللہ علیہ)، انٹرویو کنندہ: حافظ عبد اللہ ہارون، کمرہ خطیب سیٹھی مسجد ایبٹ آباد، 12:20p.m، 10 دسمبر بروز پیر 2018ء

Interview Mowlānā Fyḍ Rsūl, Khtīb Saīthī Masjid, Saplāī Road, Abbottabād,(Student of Mowlānā Shafīq Al-Raḥmān Quraiyshī), Interviewer: Ḥāfiẓ 'bd Allāh Hārūn, Jām'a Anwār Al-Islām, Kyhāl Abbottabad, on 10 Dec,2018ac, Monday at: 10:12pm

[18]۔ انٹرویو: مولانا عبد الحمید قریشی، (شاگرد خاص و داماد خطیب ہزارہ مولانا شفیق الرحمٰن قریشی رحمۃ اللہ علیہ) خطیب جامع مسجد قباء ڈی۔ ایچ کیو ہسپتال ایبٹ آباد، انٹرویو کنندہ: حافظ عبد اللہ ہارون، کمرہ خطیب، 11:40a.m، 13 دسمبر بروز جمعرات 2018ء

Interview Mowlānā 'bd Al-Ḥamīd Quraiyshī, (Student and Son lof law of Mowlānā Shafīq Al-Raḥmān Quraiyshī) Khatīb Jām' Masjid Qubā,, D-H-Q, Hospital Abbottabad, Interviewer: Ḥāfiẓ 'bd Allāh Hārūn, at in the Room of Khatīb, Abbottabad, on 13 Dec,2018ac, Thursday at: 11:40pm

[19]۔ اعجاز احمد، مولانا شفیق الرحمٰن ۔۔۔۔۔۔ عہد ساز شخصیت، روز نامہ سرحد نیوز ایبٹ آباد، 13 جنوری بروز ہفتہ 2018ء

I'jāz Aḥmad, Mowlānā Shafīq Al-Raḥmān, 'hd Sāz Shakhṣiyyat, Daily Sarḥad News Abbottabad, 13 Jan-2018ac, Saturday

[20]۔ انٹرویو: مولانا سعید الرحمٰن، شیخ الحدیث جامعہ انوار الاسلام کیہال ایبٹ آباد (شاگرد خاص مولانا شفیق الرحمٰن قریشی رحمۃ اللہ علیہ)، انٹرویو کنندہ: حافظ عبد اللہ ہارون، جامعہ انوار الاسلام کیہال ایبٹ آباد، 10:27a.m، 11 دسمبر بروز منگل 2018ء

Interview Mowlānā Sa'īd Al-Raḥmān, Shykh Al-Ḥadīth Jām'at Anwār Al-Islām, Kayhāl Abbottabad,(Student of Mowlānā Shafīq Al-Raḥmān Quraiyshī), Interviewer: Ḥāfiẓ 'bd Allāh Hārūn, Jām'a Anwār Al-Islām, Kyhāl Abbottabad, on 11 Dec,2018ac, Tuesday at: 11:10am

[21]۔ حافظ مومن خان عثمانی، خطیب ہزارہ حضرت مولانا شفیق الرحمٰن رحمۃ اللہ علیہ حیات وخدمات، روز نامہ محاسب ایبٹ آباد، 13 جنوری 2018ء

Ḥāfiẓ Momin Khān 'uthmānī, Khatīb Hazāra Ḥaḍrat Mowlānā Shafīq Al-Raḥmān Quraiyshī Ḥayāt wa Khidmāt, Daily Muḥāsib, Abbottabad, 13 Jan-2018

[22]۔ پروفیسر حافظ بشیر حسین حامد، تذکرہ علمائے ایبٹ آباد، ص: 98

Professor Hāfiẓ Bashīr Ḥusain Ḥāmid, Tazkira 'ulamā' Abbottabād, P:98

[23] ۔ انٹر ویو: مولانا عبدالحمید قریشی، (شاگرد خاص و داماد خطیب ہزارہ مولانا شفیق الرحمٰن قریشی رحمۃ اللہ علیہ) خطیب جامع مسجد قباء ڈی۔ایچ کیو ہسپتال ایبٹ آباد، انٹرویو کنندہ: حافظ عبداللہ ہارون، کمرہ خطیب، 11:40a.m، 13 دسمبر بروز جمعرات 2018ء
Interview Mowlānā 'bd Al-Ḥamīd Quraiyshī, (Student and Son lof law of Mowlānā Shafīq Al-Raḥmān Quraiyshī) Khatīb Jām' Masjid Qubā,, D-H-Q, Hospital Abbottabad, Interviewer: Ḥāfiẓ 'bd Allāh Hārūn, at in the Room of Khatīb, Abbottabad, on 13 Dec,2018ac, Thursday at: 11:40pm

[24] ۔ انٹرویو: مولانا انیس الرحمٰن قریشی، (صاحبزادہ مولانا شفیق الرحمٰن قریشی رحمۃ اللہ علیہ) ، انٹرویو کنندہ: حافظ عبداللہ ہارون، کمرہ ناظم اعلیٰ مدرسہ اسحاقیہ مدنیہ ایبٹ آباد، 3:45 p.m، 17 دسمبر بروز پیر 2018ء
Interview Mowlānā Anīs Al-Raḥmān Quraiyshī, (Son of Mowlānā Shafīq Al-Raḥmān Quraiyshī), Interviewer: Ḥāfiẓ 'bd Allāh Hārūn, at the office of Vice-Principle,Madrassah Isḥaqiyyah, Madaniyyah, Abbottabad, on 17 Dec,2018ac, Monday at: 03:45pm

[25] ۔ چلاس: یہ علاقہ کوہستان کا ایک مشہور گاؤں ہے اور یہاں کے لوگ کوہستانی زبان بولتے ہیں۔اس علاقے میں چلاسی بابا علمی لحاظ سے کافی مشہور ہیں۔اور اسی وجہ سے بچپن میں ہی آپ کو چلاسی بابا کا لقب عوام الناس اور علمی شخصیات کی طرف سے دیا گیا(ماخوذ از انٹر ویو: چلاسی بابا، شیخ غلام النصیر، (مربی مولانا شفیق الرحمٰن قریشی رحمۃ اللہ علیہ)، انٹرویو کنندہ: حافظ عبداللہ ہارون، گھر(بیت العنکبوت) شیخ غلام النصیر جھنگی روڈ ایبٹ آباد، 3:00P.M، 13 دسمبر بروز جمعرات 2018ء)
Interview Challāsī Bābā,Shykh Ghulām Naṣīr (Murabbī Mowlānā Shafīq Al-Raḥmān Quraiyshī) , Interviewer: Ḥāfiẓ 'bd Allāh Hārūn, at the home of Challāsī Bābā,Jhng-ī Road, Abbottabad, on 13 Dec,2018ac, Thursday at: 03:00pm

[26] ۔ سلسلہ مسنونہ: چلاسی بابا، شیخ غلام النصیر، نے مستند احادیث سے اذکار مسنونہ اخذ کیے ہیں۔ جن میں دو مراقبے شامل ہیں، اول مراقبہ یہ ہیکہ خدا عرش سے اس دنیا کو کنٹرول کر رہا ہے اور دسرا مراقبہ یہ ہیکہ انسان کو ہمیشہ اپنی موت کے بارے میں سوچنا چاہئے۔اور پانچ اذکار رہیں۔اول : لاالہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ سو بار فجر، دوم: سبحان اللہ وبحمدہ سو بار ظہر، سوم : سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم سو بار عصر، لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم سو بار مغرب، چہارم: ربنا آتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الاخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار سو بار عشاء۔ (ماخوذ از انٹرویو: چلاسی بابا، شیخ غلام النصیر، (مربی مولانا شفیق الرحمٰن قریشی رحمۃ اللہ علیہ)، انٹرویو کنندہ: حافظ عبداللہ ہارون، گھر(بیت العنکبوت) شیخ غلام النصیر جھنگی روڈ ایبٹ آباد، 3.00P.M، 13 دسمبر بروز جمعرات 2018ء)
Interview Challāsī Bābā,Shykh Ghulām Naṣīr (Murabbī Mowlānā Shafīq Al-Raḥmān Quraiyshī) , Interviewer: Ḥāfiẓ 'bd Allāh Hārūn, at the home of Challāsī Bābā,Jhng-ī Road, Abbottabad, on 13 Dec,2018ac, Thursday at: 03:00pm

[27] ۔ انٹرویو: چلاسی بابا، شیخ غلام النصیر، (مربی مولانا شفیق الرحمٰن قریشی رحمۃ اللہ علیہ)، انٹرویو کنندہ: حافظ عبداللہ ہارون، گھر(بیت العنکبوت) شیخ غلام النصیر جھنگی روڈ ایبٹ آباد، 3:00P.M، 13 دسمبر بروز جمعرات 2018ء
Interview Challāsī Bābā,Shykh Ghulām Naṣīr (Murabbī Mowlānā Shafīq Al-Raḥmān Quraiyshī) , Interviewer: Ḥāfiẓ 'bd Allāh Hārūn, at the home of Challāsī Bābā,Jhng-ī Road, Abbottabad, on 13 Dec,2018ac, Thursday at: 03:00pm

[28] ۔ انٹرویو: چلاسی بابا، شیخ غلام النصیر، (مربی مولانا شفیق الرحمٰن قریشی رحمۃ اللہ علیہ)، انٹرویو کنندہ: حافظ عبداللہ ہارون، گھر(بیت العنکبوت) شیخ غلام النصیر جھنگی روڈ ایبٹ آباد، 3.00P.M، 13 دسمبر بروز جمعرات 2018ء
Interview Challāsī Bābā,Shykh Ghulām Naṣīr (Murabbī Mowlānā Shafīq Al-Raḥmān Quraiyshī) , Interviewer: Ḥāfiẓ 'bd Allāh Hārūn, at the home of Challāsī Bābā,Jhng-ī Road,

Abbottabad, on 13 Dec,2018ac, Thursday at: 03:00pm

[29]۔ انٹرویو: مولانا فیض رسول، خطیب سیٹھی مسجد سپلائی روڈ ایبٹ آباد (شاگرد خاص مولانا شفیق الرحمٰن قریشی رحمۃ اللہ علیہ)، انٹرویو کنندہ: حافظ عبداللہ ہارون، کمرہ خطیب سیٹھی مسجد سپلائی روڈ ایبٹ آباد، 12:20 pm، 10 دسمبر بروز پیر 2018ء

Interview Mowlānā Fyḍ Rsūl, Khtīb Saīthī Masjid, Saplāī Road, Abbottabād,(Student of Mowlānā Shafīq Al-Raḥmān Quraiyshī), Interviewer: Ḥāfiẓ ‘bd Allāh Hārūn, Jām’a Anwār Al-Islām, Kyhāl Abbottabad, on 10 Dec,2018ac, Monday at: 10:12pm

[30]۔ انٹرویو: مولانا سعید الرحمٰن، شیخ الحدیث جامعہ انوار الاسلام کیہال ایبٹ آباد (شاگرد خاص مولانا شفیق الرحمٰن قریشی رحمۃ اللہ علیہ)، انٹرویو کنندہ: حافظ عبداللہ ہارون، جامعہ انوار الاسلام کیہال ایبٹ آباد، 27 a.m :01، 11 دسمبر بروز منگل 2018ء

Interview Mowlānā Sa’īd Al-Raḥmān, Shykh Al-Ḥadīth Jām’at Anwār Al-Islām, Kayhāl Abbottabad,(Student of Mowlānā Shafīq Al-Raḥmān Quraiyshī), Interviewer: Ḥāfiẓ ‘bd Allāh Hārūn, Jām’a Anwār Al-Islām, Kyhāl Abbottabad, on 11 Dec,2018ac, Tuesday at: 11:10am

[31]۔ قاری شمس الدین شمسی، کاروان جمعیت، مانسہرہ: خیابان جمعیت پڑھنہ، فروری 2017ء، ج: 2، ص: 180

Qārī Shams al-dīn Shamsī, Kārwān Jamī’at, Mānsehra, Khayābān Jamī’at Parhanat, Feb-2017, Vol:02,P:180